السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز تہجد کی گیارہ رکعت کس طرح ادا کی جائیں، نیز اگر کسی وجہ سے نماز تہجد نہ پڑھی جائے تو اسے بطور قضا پڑھا جاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام طورپر تہجد کی گیارہ رکعات ادا کرتے تھے بعض اوقات تہجد سے پہلے دو رکعات بطور تمہید یا افتتاح ادا کرتے جو ہلکی پھلکی ہوتیں، اس طرح تہجد کی رکعات تیرہ ہوجاتیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد مختلف انداز سے ادا کرتے تھے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے :

] دو دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا جائے۔ آخر میں ایک وتر الگ پڑھ لیا جائے۔ عام طورپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد اس طرح ادا کرتے تھے۔ [صحیح مسلم، صلوٰۃ المسافرین : ۳۶،

] پہلے دو رکعات الگ پڑھ لی جائیں، پھر نو رکعات اس طرح ادا کی جائیں کہ آٹھویں رکعت میں تشہد پڑھا جائے، پھر کھڑے ہوکر ایک رکعت ادا کی جائے۔ [صحیح مسلم، صلوٰۃ المسافرین : ۴۶،

] پہلے دو دو کرکے چار رکعت ادا کی جائیں، پھر سات رکعات کی نیت کرکے آخری رکعت میں سلام پھیرا جائے۔ [مسند امام احمد، ص : ۲۳۹، ج ۳

] پہلے دو دو کرکے چھ رکعات ادا کی جائیں، پھر پانچ رکعت اس طرح ادا ہوں کہ آخری رکعت میں تشہد مکمل کرکے سلام پھیر دیا جائے۔ [صحیح مسلم، صلوٰۃ المسافرین : ۳۷،

پہلے آٹھ رکعات دو دو کرکے ادا کی جائیں، پھر تین وتر حسب ذیل طریقے سے پڑھے جائیں۔

[دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا جائے اور ایک وتر الگ پڑھا جائے اسے فصل کا طریقہ کہا جاتا ہے۔ [صحیح مسلم، صلوٰۃ المسافرین : ۳۶،(ا)

[ب) تین رکعت درمیان میں تشہد بیٹھے بغیر ادا کی جائیں اور آخری رکعت میں تشہد کو مکمل کرکے سلام پھیر دیا جائے۔ [مستدرک حاکم، ص : ۴۴۷، ج ا)

اسے طریقہ وصل کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس آخری طریقہ کے مطابق تین وتر ادا کرتے تھے، امام حاکم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اہل مدینہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طریقہ کے مطابق نماز وتر پڑھتے تھے، اگر رات کو نیند کا غلبہ ہو یا نسیان کی وجہ سے تہجد یا وتر بھول جائیں تو اس کی ادائیگی کے متعلق علمائے کرام میں اختلاف ہے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک وتر کی ادائیگی ضروری ہے۔ اس لئے ان کے نزدیک ان کی قضا بھی ضروری ہے جبکہ امام مالک رحمہ اللہ کا موقف ہے کہ اگر تہجد یا وتر رہ جائیں تو انہیں بطور قضا نہیں پڑھنا چاہیے۔ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ اسے بطور قضا پڑھا جاسکتا ہے اس کے لئے وقت کی کوئی پابندی نہیں ہے جب بھی بیدار ہو یا یاد آئے تو اسے ادا کیا جاسکتا ہے۔ اس موقف کی بنیاد حدیث نبوی پر ہے۔ [مستدرک حاکم، ص : ۴۴۳ج ا]

صحیح موقف یہ ہے کہ اگر کسی کا وظیفہ شب رہ جائے تو اس کی قضا ضروری نہیں، اگر پڑھنا چاہیے تو اگلے دن ظہر سے پہلے پہلے اسے ادا کرلے، اس صورت میں اسے رات کے وقت ادائیگی کا ہی ثواب ملے گا۔ [صحیح مسلم، صلوٰۃ المسافرین : ۱۴۲]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ مبارک یہ تھا کہ جب نیند یا کوئی تکلیف قیام اللیل میں رکاوٹ بن جاتی تو دن میں بارہ رکعات ادا فرمالیتے تھے۔ [صحیح مسلم، صلوٰۃ المسافرین : ۱۳۹]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:127